بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۵
خطبہ نمبر ۵
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۸ش ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء | نمبر ۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ہلکا سا ضعف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے لیکن کل پیٹ میں کچھ تکلیف رہی اور آج صبح سے سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

سید احمد لطیف صاحب لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب ابن حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا آج ۱۳ فروری کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں آنکھ کا موتیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ آپ وہاں آئی وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے ملنے کے لئے دعا کریں۔

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ کل شام سے یہاں مطلع ابر آلود ہے۔ گزشتہ رات معمولی سی بوندا باندی بھی ہوئی۔ اس کی وجہ سے فضا میں خنکی ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جو اس کی راہ میں دیگا وہ اسے کئی گنا برکت دیگا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دونگا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔

غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۴)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی

اس سال ۳۰ جون تک ضرور کر دی جائے

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں عطیہ کا وعدہ کرنے والے احباب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تاکیدی ہدایت ہے کہ چونکہ یہ سال تحریک کا تیسرا اور آخری سال ہے اور ۳۰ جون کے بعد فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے بہی کھاتے بند کر دیئے جائیں گے اس لئے دوست اپنے اپنے بقایا وعدے ۳۰ جون تک ضرور ادا کر دیں۔

لہٰذا جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے ادا نہیں کئے۔ ان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنے وعدہ جات کامل طور پر ادا کرنے کے لئے فوری توجہ فرما دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ہماری فلاح کے لئے جو احکام دیئے ہیں ان میں مسافروں اور مہمانوں کے حقوق بھی شامل ہیں

ہمارا جلسہ سالانہ ان حقوق کی ادائیگی کا ایک خاص موقعہ ہوتا ہے

ہمارے نوجوانوں کو جلسہ سالانہ پر چوبیس گھنٹے اپنے آپکو مہمانوں کی خدمت کیلئے ڈیوٹی پر سمجھنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ماہ فتح / دسمبر ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ۖ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (بقرہ آیات ۱۸۶/۱۸۷)

اس کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے

ان آیات میں ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ دیکھو میں تم سے بڑا ہی پیار کرنے والا ہوں۔ میں نے جو احکام تمہیں تمہاری ترقیات کے لئے دیئے ہیں ان میں اس بات کو مدنظر رکھا ہے کہ تمہارے لئے کوئی تنگی نہ پیدا ہو بلکہ آسانی اور سہولت کے ساتھ تم ان ذمہ داریوں کو بجالاتے رہو جو تم پر ڈالی گئی ہیں (یہ اور بات ہے کہ کبھی فطرت بہانہ سہولت کو بھی تنگی سمجھنے لگتی ہے۔ اور انعام کو بھی ایک کوفت محسوس کرتی ہے)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے احکام بھی دیئے ہیں وہ اس لئے دیئے ہیں کہ ہم جسمانی لحاظ سے بھی اور دنیوی زندگی میں بھی اور روحانی طور پر بھی اور اخروی زندگی میں بھی فلاح کو حاصل کریں۔ اور ان احکام میں اس بات کو مدنظر رکھا ہے کہ ہمارے لئے تنگی اور مجبوری کے حالات نہ پیدا ہوں اور ایسا نہ ہو کہ انسان کو یہ احساس ہو کہ مجھ میں ان احکام کو بجالانے کی قوت اور طاقت تو نہیں ہے لیکن میرا رب مجھ سے یہ مطالبہ کر رہا ہے۔

چونکہ یہاں ہمارا محبوب آقا ہمیں

رمضان کے متعلق ہدایات

دے رہا ہے۔ اس لئے اس نے دو چیزوں کو ہمارے سامنے رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو تو پھر رمضان کے روزے نہیں رکھنے اور جب ہم اسلام کی اور قرآن کریم کی مجموعی تعلیم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دیکھو اگر تم مریض ہو تو میں نے مریض کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں اور اگر تم سفر پر ہو تو میں نے مسافر کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں لیکن ان تمام حقوق کے باوجود گھر میں جو آرام و آسائش ہے۔ وہ سفر میں نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں تمہارے لئے سہولت پیدا کرتا ہوں اور تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم سفر میں ہونے کی حالت میں رمضان کے روزے نہ رکھو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس سہولت کی قدر نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے اس پیار کو نہیں سمجھتا وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر محبت اور پیار کا سلوک ہم سے کیا ہے کہ انسان شرم کے مارے اپنی گردن جھکا لیتا ہے۔ اور پھر وہ گردن جھکی ہی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پیشانی نیستی کے آثار لئے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے

حقوق سفر کا ذکر

کیا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آیات قرآنیہ کی نہایت ہی حسین تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ بقرہ کی آیت ۱۷۸ میں یہ فرماتا ہے کہ کامل نیک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا کے حصول کے لئے مسافر پر اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ سورہ بقرہ ہی کی آیت ۲۱۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو اموال تم خرچ کرتے ہو۔ یا دوسری نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں مثلاً وقت ہے۔ خدمت کرنے کی اہلیت ہے (یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہیں) اور تم اس کی

رضا کے حصول کے لئے

اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو ان میں مسافر کا بھی حق ہے۔ یعنی اگر تم مسافر پر ان چیزوں کو خرچ کرو گے تو اس مسافر پر تمہاری طرف سے احسان نہیں ہوگا بلکہ یہ اس کا حق ہے جو تم ادا کر رہے ہو گے۔ سورۃ نساء کی ۳۷ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسافر کے ساتھ بہت احسان کا سلوک کرو اور سورۃ الاسرٰی کی ۲۷ ویں آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو کھول کر بیان کر دیا ہے کہ مسافر کو اس کا حق دو۔ اور اسراف کا رنگ اختیار نہ کرو جیسا کہ فرمایا۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا

یعنی اسراف سے درے درے مسافر کی ہر ضرورت کا خیال کرو۔ یہ تو نہیں کہ مسافر کی خاطر اور اس کی خدمت میں خدا تعالیٰ کے دوسرے احکام کو انسان بھول جائے۔ اسراف سے ورے ورے ہر خدمت جو ممکن ہو سکتی ہے وہ مسافر کی کرو۔

غرض اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کا حکم دینے کے بعد فرمایا کہ دیکھو

جب تم سفر میں ہوتے ہو

تو ہم نے تمہارے لئے کس قدر آرام کا ماحول پیدا کیا ہے۔ ہم نے تمہارے بھائیوں کو کہا ہے کہ تم ہماری محبت کی وجہ سے اور ہماری رضا کے حصول کے لئے جو اموال خرچ کرتے ہو ان میں مسافر کا بھی حق ہے۔ ہم نے اس خرچ کو تمہارا حق قرار دیا ہے اور تمہارے بھائیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تمہارا حق تمہیں ادا کیا جائے۔ پھر یہی نہیں کہ تمہارا حق ادا کیا جائے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ حق سے زائد دو۔ احسان کرو۔ اور بہت احسان کرو اور اس قدر احسان کرو کہ اسراف سے ورے ورے ہر ممکن خدمت اس کی بجا لاؤ۔

ان تمام باتوں کے باوجود ہم یہ کہتے ہیں کہ پھر بھی سفر میں تمہیں تمہارے گھر جیسی سہولت نہیں ملے گی۔ ہم تمہارے لئے سہولت چاہتے ہیں اس لئے ہم نے تمہیں اجازت دے دی ہے اور کہا ہے کہ رمضان کے روزے سفر کی حالت میں نہ رکھا کرو۔ اب دیکھو

یہ کتنی پیاری تعلیم ہے

اور کس قدر محبت کا اظہار ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا ہے۔ اس محبت اور پیار کے اظہار کی وجہ سے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایک تو ہم ہر وقت خدا تعالیٰ کی حمد کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کی کبریائی ہر آن بیان کرتے رہیں۔ اور دوسرے خدا تعالیٰ کی کامل صفات کو ہر وقت اپنے تصور میں رکھیں اور جس محبت کا وہ ہم سے اظہار کرتا ہے اس کا جواب اسی قسم کی محبت سے دیں۔ انسان بشری کمزوری کی وجہ سے تو بیج نہیں سکتا۔ لیکن اپنے ماحول میں جس قدر پیار کسی سے کرسکتا ہے۔ جس قدر محبت وہ کسی سے کرسکتا ہے وہ سب سے زیادہ پیار اور محبت شکر کے طور پر اپنے رب سے کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے اور پھر ہدایت کے ساتھ ہماری سہولتوں اور آسانیوں کا خیال رکھا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم کسی موقعہ پر بھی کمزوری نہ دکھائیں اور اس کی حمد کرتے ہوئے ان سہل راستوں پر جو مستقیم راستے ہیں اس کے قرب کی طرف بڑھتے چلے جائیں (صراط مستقیم ہی ایک سہل راستہ ہے کیونکہ جو چکر اور بل کھاتا ہوا راستہ ہے وہ سہل نہیں ہوا کرتا۔ جو راستہ ایک میل مسافت طے کرانے کی بجائے دس میل کی مسافت طے کرا کے منزلِ مقصود تک پہنچاتا ہے وہ سہل نہیں ہو سکتا۔)

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں چونکہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہوں اس لئے میں نے تمہارے لئے ایک صراطِ مستقیم بنا دیا ہے اور اس راستہ پر بھی جگہ بجگہ تم ایسے احکام پاؤ گے کہ جو تمہاری سہولت کا سامان پیدا کر دیں گے۔ تم اس راستہ پر چلتے ہوئے رمضان کے روزے رکھو گے تو تمہارے کانوں میں

تمہارے رب کی نہایت ہی محبت بھری آواز

آئی کہ اگر تم سفر پر ہو تو روزہ نہ رکھنا۔ میں تمہاری سہولت کے سامان پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر مریض ہو (طبیعت بہانہ جو نہ ہو) انسان واقعہ میں مریض ہو اور ڈاکٹر کہتا ہو کہ روزہ تمہاری صحت کو مستقل طور پر خراب کر دے گا۔ یا تم اس روزے کو برداشت نہیں کرسکتے۔ یا تمہارے لئے مثلاً ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد دوا کھانا ضروری ہے۔ تو تم روزے نہ رکھو۔ پھر بعض ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کو ڈاکٹر کہتا ہے کہ ہر دو گھنٹے یا تین گھنٹے کے بعد تم کچھ کھاؤ ورنہ تم مر جاؤ گے۔ ان کی کانسٹی ٹیوشن (constitution) یعنی جسم کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے کہ ان کے معدہ میں غذا نہیں رہتی۔ یہ مستقل نیم بیماری کی قسم ہے ان کو تھوڑی دیر کے بعد کھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے مریضوں کو ڈاکٹر کہے گا کہ اگر تم نے اپنی صحت کو برقرار رکھنا ہے اور خود اپنے آپ کو جسمانی طور پر ہلاکت میں نہیں ڈالنا تو تمہیں ہر دو تین گھنٹے کے بعد کچھ کھانا چاہیئے۔ پھر بعض بیماریاں ایسی ہیں جن میں خون کی شکر کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ شکر جسم کو نہ ملے تو انسان بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد میٹھے کی طرف دوڑتے ہیں۔ کیونکہ جسم میٹھا مانگ رہا ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے میٹھا دو ورنہ میں گیا۔ ایسے شخص کو خدا کہتا ہے کہ تم رمضان میں روزہ نہ رکھو۔ اور اس لئے روزہ نہ رکھو کہ تمہارے لئے یہ سیدھا راستہ ہم نے ہلاکت اور سختی اور تنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں بنایا بلکہ سہولت اور آسانی کے لئے بنایا ہے۔ ہم اپنے پیار کی وجہ سے جو سہولتیں تمہیں دے رہے ہیں ان کو پیار اور شکر اور حمد کے ساتھ قبول کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم ناشکر گزار ہو جاؤ گے۔

اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے

ایک مسافر کے کتنے حقوق قائم کئے

ہیں اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کہا ہے کہ جو اموال بھی تم میری راہ میں میری رضا کے حصول کے لئے خرچ کرو۔ ان میں مسافر کا بھی حق ہے تم اس حق کو ادا کرو اور صرف اس کا حق ہی ادا نہ کرو بلکہ اس پر احسان کرو اور یہ وہ مسافر ہے جو میرا یا تمہارا مہمان بنتا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس مسافر کا کیا حق ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا مہمان بنتا ہے اس کے حقوق تو ایک عام مسافر سے بہر حال زیادہ ہوں گے۔ اب ان حقوق کی ادائیگی کا ایک موقع جلسہ سالانہ پر آ رہا ہے۔

میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے بچپن کے زمانہ میں جذبۂ خدمت کے نہایت حسین نظارے

دیکھے ہیں۔ ایک دو نظارے میں نے دوستوں کے سامنے ایک دفعہ بیان بھی کئے تھے

نظارے اتنے حسین ہیں کہ انہیں بار بار بیان کرنا چاہیئے تا ہماری جو چھوٹی پود ہے نئی نسل ہے ان کو بھی پتہ لگے کہ مہمان کی خدمت کیسے کی جاتی ہے ایک دفعہ مَیں بہت چھوٹی عمر کا تھا۔ مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت میں داخل ہوا تھا یا شاید پانچویں جماعت میں ہوں گا یعنی یہ قرآن کریم حفظ کرنے کے معاً بعد کی بات ہے ہمارے چھوٹے ماموں جان (حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ) افسر جلسہ سالانہ ہوا کرتے تھے۔ آپ ہماری تربیت کی خاطر ہمیں اس عمر میں اپنے ساتھ لگا لیتے تھے۔ آپ ہر لحاظ سے ہمارا خیال بھی رکھتے تھے اور پورا وقت ہم سے کام بھی لیتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ رات کے گیارہ گیارہ بجے تک آپ ہم سے کام لیتے تھے چاہے وہ دفتر میں بٹھائے رکھنے کا ہو یا خطوط وغیرہ فائل کرنے کا ہو۔ ان کے علاوہ دوسرے تمام کام جو اس عمر کے مطابق ہوں ہم سے لیتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے کہا (رات کے کوئی نو دس بجے کا وقت ہو گا) کہ مدرسہ احمدیہ میں جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں انہیں دیکھ کر آؤ کہ کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ آپ میں سے بہتوں کے ذہن میں مدرسہ احمدیہ کا نقشہ نہیں ہو گا۔ مدرسہ احمدیہ میں دو صحن تھے۔ ایک بڑا صحن تھا اس کے اِردگرد رہائشی کمرے تھے چند ایک کلاس روم بھی تھے لیکن زیادہ تر رہائشی کمرے تھے۔ ایک چھوٹا صحن تھا جس کے اِردگرد چھوٹے کمرے تھے اور وہاں کلاسیں ہوا کرتی تھیں جلسہ کے دنوں میں ان کمروں میں بھی مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت میر صاحبؓ نے کہا کہ ان چھوٹے کمروں کا چکر لگا کر آؤ اور دیکھو کہ کسی مہمان کو تکلیف تو نہیں کسی کو کوئی ضرورت تو نہیں۔ اس دن حضرت میر صاحبؓ نے

معاونین میں چائے تقسیم کروائی تھی

جلسہ کے دنوں میں ایک یا دو دفعہ رات کے دس بجے کے قریب چائے تقسیم کی جاتی تھی۔ اس چائے میں دودھ اور میٹھا سب کچھ ملا ہوا ہوتا تھا اور نیم کشمیری اور نیم پنجابی قسم کی چائے ہوتی تھی بہرحال اس دن وہ چائے تقسیم ہوئی تھی۔ مَیں وہاں جا کر کمروں میں پھر رہا تھا دوستوں سے مل رہا تھا اور ان سے ان کے حالات دریافت کر رہا تھا۔ ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا مَیں اس میں داخل ہونے لگا تو مَیں نے دیکھا کہ ہمارا ایک رضاکار جو چھوٹی عمر کا تھا۔ وہ آبخورے میں چائے لے کر باہر سے آیا۔ کمرے میں ایک مہمان کو بخار چڑھ گیا تھا اُس نے یہ سمجھا کہ یہ رضاکار میرے لئے گرم چائے اور دوائی وغیرہ لے کر آیا ہے مجھ سے چند سیکنڈ ہی قبل وہ دروازہ میں داخل ہوا تھا اُس مہمان نے غلط فہمی میں (کیونکہ ہمارے احمدی مہمان بھی بڑی عزت والے ہوتے ہیں اس مہمان کو اسی شام کو بخار چڑھ گیا تھا اور بڑا تیز بخار تھا اس کو غلط فہمی ہو گئی تھی) اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور کہا تم میرے لئے گرم چائے لائے ہو تم بڑے اچھے اور "بیبے" بچے ہو (اسی قسم کا کوئی فقرہ اُس نے کہا) اب یہ اس

بچہ کے لئے انتہائی امتحان اور آزمائش کا وقت تھا

اگر اس بچے کے چہرہ پر ایسے آثار پیدا ہو جاتے جن سے معلوم ہوتا کہ یہ اس کیلئے چائے نہیں لایا بلکہ اپنے لئے لایا ہے تو اس مہمان نے کبھی چائے نہیں لینی تھی۔ مَیں باہر کھڑا ہو گیا اور خیال کیا کہ اگر مَیں اندر گیا تو نظارہ بدل جائے گا مَیں نے چاہا کہ دیکھوں یہ کیا کرتا ہے۔ اُس رضاکار نے نہایت بشاشت کے ساتھ اور اصل حقیقت کا ذرہ بھر اظہار کئے بغیر اس کو کہا ہاں تم بیمار ہو مَیں تمہارے لئے چائے لے کر آیا ہوں۔ اور اگر کوئی دوائی لینا چاہتے ہو تو لے آؤں۔ اب یہ خدمت ایسی تو نہیں کہ ہم کہیں کہ ہمالیہ کی چوٹی سَر کی لیکن کتنا پیار اور حُسن تھا اس بچے کے اس فعل میں۔ اس نے اپنے نفس پر اتنا ضبط رکھا اس لئے کہ اس کی یہ خواہش اور جذبہ تھا کہ مَیں نے مہمان کی خدمت کرنی ہے۔ اگر یہ جذبہ نہ ہوتا تو اس کی ہلکی سی ہچکچاہٹ بھی اس مہمان کو شرمندہ کر دیتی اور اس نے کبھی چائے نہیں پینی تھی۔ لیکن اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ اور کسی اظہار کے کہا ہاں مَیں آپ کے لئے ہی لے کر آیا ہوں۔

یہ نظارہ اس قسم کا حسین تھا کہ اس وقت بھی جبکہ مَیں آپ کو یہ بات سُنا رہا ہوں وہ کمرہ۔ اس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا۔ اس لڑکے کی شکل۔ وہ مہمان۔ وہ رُخ جس طرف وہ بیٹھے ہوئے تھے میرے سامنے ہیں۔ اس نظارہ کو میرے ذہن نے محفوظ رکھا ہے اور مَیں جب بھی اس واقعہ کے متعلق سوچتا ہوں بڑا حظ اُٹھاتا ہوں۔

پس یہ جذبہ ہے خدمت کا جس کا مطالبہ خدا اور اس کا رسول اور اس رسول کے عظیم روحانی فرزند آپ سے کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے

مہمانوں کی خدمت کیلئے یہ جذبہ ہم میں ہونا چاہیئے

خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم باہر جاتے ہو۔ اگر تم مسافر ہوتے ہو تو مَیں تمہارے حقوق کی حفاظت کرتا ہوں کیا تم میرے ان مہمانوں کی خدمت نہیں کرو گے جو جلسہ کے موقع پر یہاں آ رہے ہیں۔ اگر ہم جلسہ سالانہ کے موقع پر آنیوالے مہمانوں کی خدمت نہیں کرتے تو یہ بڑی ناشکری کی بات ہو گی۔ یہ انسانیت سے گری ہوئی بات ہو گی۔ یہ شرافت سے گری ہوئی بات ہو گی۔ یہ احمدیت کے مقام سے گری ہوئی بات ہو گی۔ یہ اسلام کے مقام سے گری ہوئی بات ہو گی۔ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعوٰی کرنا اور پھر ایسی بات کرنا بڑی ذلیل بات ہے۔ جو زبان خدا تعالیٰ کا نام لیتی ہے اس کو جو وقار اور عزت حاصل ہونی چاہیئے یہ اس سے گری ہوئی بات ہے۔

ہم نے بچپن کی عمر میں بھی یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ ہماری چند گھنٹے کی ڈیوٹیاں لگیں گی یعنی یہ کہا جائے گا کہ تم پانچ گھنٹے کام کرو اور باقی وقت تم آزاد ہو۔ ہم صبح سویرے جاتے تھے اور رات کو دس گیارہ بجے گھر میں واپس آتے تھے۔ وہ فضا ہی ایسی تھی اور ساروں میں ہی خدمت کا یہ جذبہ تھا۔ کوئی بھی اس جذبہ سے خالی نہیں تھا۔ مجھے یاد ہے کہ بعض دفعہ ماموں جان (حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ) کہتے تھے کہ اب تم تھک گئے ہو گے کھانے کا وقت بھی ہو گیا ہے اب تم جاؤ لیکن ہمارا گھر جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ بس یہ ہوتا تھا کہ دفتر میں بیٹھے ہیں اور اپنی عمر کے لحاظ سے جو کام ملتا ہے وہ کر رہے ہیں۔

خدمت کا یہ جذبہ اس قدر تھا کہ آپ میں سے اکثر کو (گو بہتوں کو نہیں) یاد ہو گا کہ

ایک دفعہ جلسہ گاہ چھوٹی اور تنگ ہو گئی تھی

اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ شدید ناراض ہوئے تھے۔ لوگ جلسہ گاہ میں سما نہیں سکے تھے۔ قادیان میں جلسہ گاہ کے چاروں طرف گیلریاں بنی ہوتی تھیں ان پر لوگ بیٹھتے تھے۔ اینٹوں کی سیڑھیاں سی بنا کر ان پر لکڑی کی شہتیریاں رکھی جاتی تھیں۔ بہرحال اس سال جلسہ گاہ چھوٹی ہو گئی تھی اور حضرت مصلح موعودؓ بہت ناراض ہوئے۔ تمام کارکن بڑے شرمندہ پریشان اور تکلیف میں تھے اس وقت مجھے خیال آیا

کہ اگر ہم ہمت کریں تو اس جلسہ گاہ کو راتوں رات بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن میری عمر بہت چھوٹی تھی اس لئے مَیں نے خیال کیا کہ میری اس رائے میں کوئی وزن نہیں ہوگا ہمارے ماموں سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ بھی دفتر میں کام کرتے تھے مَیں نے انہیں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رات رات میں جلسہ گاہ کو بڑھا دیں گے۔ آپ ماموں جان (حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ افسر جلسہ سالانہ) کے سامنے یہ تجویز پیش کریں۔ وہ کہنے لگے یہ خیال تمہیں آیا ہے اِس لئے تم ہی یہ بات پیش کرو۔ مجھے یاد ہے کہ میری طبیعت میں یہ احساس تھا کہ چھوٹی عمر کی وجہ سے میری رائے کا وزن نہیں ہوگا لیکن یہ کام کرنا ضرور چاہیئے۔ ماموں جان سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ کو خیال تھا کہ چونکہ یہ خیال مجھے نہیں آیا اس کو آیا ہے اس لئے اس کا کریڈٹ مَیں کیوں لوں۔ لیکن مَیں نے کہا مَیں نے یہ بات پیش نہیں کرنی آپ ہی کریں اور ضرور کریں۔ مَیں نے کچھ لاڈ اور پیار سے ان کو منا لیا۔ چنانچہ انہوں نے یہ تجویز پیش کی۔ حضرت ماموں جان (حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ) نے دوستوں کو مشورہ کے لئے جمع کیا اور بالآخر یہ رائے پاس ہوگئی۔ اور سارا دن کام کرنے کے بعد سینکڑوں رضاکاروں نے ساری رات کام کیا۔ ریتی چھلہ سے شہتیریاں اُٹھا کر جلسہ گاہ میں لے گئے جو ہمارے کالج کی عمارت (جس میں پہلے ہائی سکول ہوتا تھا) کے پاس تھی۔ ایک طرف کی ساری سیڑھیاں جو اینٹوں کی بنی ہوئی تھیں توڑ دی گئیں اور دوسری سیڑھیاں بنائی گئیں۔ رضاکار مزدوروں کا کام کرتے رہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس وقت جلسہ گاہ بڑھائی جا چکی تھی بس آخری شہتیری رکھی جا رہی تھی تو ہمارے کانوں میں صبح کی اذان کے پہلے اللہ اکبر کی آواز آئی (وہ آواز اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے) صبح کی اذان کے وقت وہ کام ختم ہوا۔ اور جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ جلسہ گاہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے سارے لوگ اس جلسہ گاہ میں سما گئے اور جتنی ضرورت تھی اس کے مطابق جلسہ گاہ بڑھ گئی۔

مَیں اِس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ جو تربیت ہمیں دی گئی تھی وہی تربیت سب احمدی نوجوانوں کو ملنی چاہیئے۔ یہ خیال ان میں پیدا نہ ہو کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہم نے پانچ یا سات گھنٹے ڈیوٹی دینی ہے اور اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے ان کی اس رنگ میں تربیت ہونی چاہیئے یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ صبح سے لے کر رات کے دس بجے تک کام کریں گے اور جب ڈیوٹی ختم ہوا اور پھر کوئی اَور کام پڑ جائے تو ہم ساری رات کام کریں گے اور پھر اگلے دن بھی کام کریں گے۔ آرام نہیں کریں گے۔ دیکھو جلسہ سالانہ کے دنوں میں چند پیسے لے کر جو نانبائی ہمارے تنوروں پر روٹی لگانے کے لئے آتے ہیں ان کی تعداد کم ہوتی ہے اور تنور زیادہ ہوتے ہیں اور زیادہ نانبائیوں کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ہر جلسہ پر درجنوں ایسے نانبائی آتے ہیں جو دونوں وقت روٹی لگاتے ہیں۔ اور چونکہ اَور نانبائی نہیں ہوتے اِس لئے ہم (ہم سے مراد جماعت کا نظام یعنی افسر جلسہ سالانہ اور ان کا ماتحت عملہ ہے) بعض دفعہ ان کو جاگنے کی دوائیں دیتے ہیں اور عام طور پر ایک اچھا نانبائی آپ کے لئے روٹی پکانے کے لئے ایک ہزار دفعہ آگ میں سر دیتا ہے اور ان میں سے بعض چار پانچ روپیہ کی خاطر جو انہیں مزید مل سکتے ہیں ایک ہزار دفعہ کی بجائے دو ہزار دفعہ اس آگ میں سر دیتا ہے تب وہ آپ کے لئے روٹی پکاتا ہے۔ پھر کیا تم اپنے خدا کی جنت میں دو ہزار دفعہ سر دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر تم اس کے لئے تیار نہیں تو بڑی بدقسمتی ہے۔

مَیں اِس وقت خصوصاً نوجوانوں اور ایسے چھوٹی عمر کے بچّوں کو جن کی عمر بالکل چھوٹے بچّوں اور نوجوانوں کے درمیان ہے یعنی اطفال الاحمدیہ مخاطب ہو رہا ہوں اور افسروں کو بھی جو کام لینے والے ہیں اور منتظمین ہیں کہتا ہوں کہ

تمہارا یہ فرض ہے

کہ انہیں صحیح تربیت دو کیونکہ اس قسم کی تربیت کے بغیر وہ ان ذمّہ داریوں کو نباہ نہیں سکیں گے جو ایک وقت میں ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے سلوک ہی یہ رکھا ہے کہ اُسے ایک چھوٹی سی عمر دی ہے۔ انسان عام طور پر پچاس سال ساٹھ سال یا ستّر سال زندہ رہتا ہے اور جنہیں زیادہ عمر دی جاتی ہے وہ سَو سال تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری نسل آتی ہے اس نے پہلوں کی جگہ لینی ہوتی ہے یہ نسل پہلوں سے زیادہ مضبوط ہونی چاہیئے کیونکہ ترقی کرنے والی قوموں کی ذمّہ داریاں دن بدن بڑھتی رہتی ہیں۔ پھر دوسری نسل کے کندھوں پر جس قدر بوجھ پڑے گا تیسری نسل کے کندھوں پر اس سے زیادہ بوجھ پڑے گا کیونکہ اس وقت کام زیادہ ہو گئے ہوں گے۔ مثلاً احمدیت کی مثال ہی لے لو۔ اب اگر چالیس پچاس مُلکوں میں احمدیت پھیلی ہوئی ہے اور ان کے کام ہمیں کرنے پڑتے ہیں لیکن جب اگلی نسل آئے گی تو اس وقت ساٹھ ستّر ملکوں میں احمدیت پھیل چکی ہوگی۔ پہلے اگر تیس چالیس لاکھ آدمی تھے تو دوسری نسل کے وقت ستّر اسّی لاکھ یا ایک کروڑ آدمی ہوں گے اس سے اگلی نسل کے وقت دس کروڑ سے زائد احمدی ہوں گے اور ان کا کام زیادہ تر مرکز میں رہنے والوں کو ہی کرنا ہوگا۔ ان پر ہی زیادہ بوجھ پڑیگا اگر ان بچّوں کو جن کے کندھوں پر انتظامی لحاظ سے پہلی نسل سے زیادہ بوجھ ہوگا ہم تربیت نہیں کریں گے تو وہ یہ بوجھ کیسے اُٹھائیں گے۔

سات آٹھ دن لگاتار کام کرنا ایسی بات نہیں جو ہو نہ سکے۔ بڑی عمر کے لوگ (گو دوسرے بوجھ تربیت کے نتیجہ میں اُٹھا سکتے ہیں) یہ بوجھ نہیں اُٹھا سکتے کیونکہ عمر کے لحاظ سے ان بوجھوں کی قسم بدل جاتی ہے۔ مثلاً ایک نوجوان ہے وہ وزن زیادہ اُٹھا لے گا لیکن جو ستّر سال کا بوڑھا ہے اور اس کی کمر خَم ہے وہ وزن زیادہ نہیں اُٹھا سکے گا۔ ہاں اگر کوئی اَور کام اس کے مناسبِ حال ہو تو وہ کر لے گا۔ مثلاً شاید وہ وقت زیادہ خرچ کر دے اپنی نیند کا وقت کم کر دے۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا

۱۹۴۷ء کی بات ہے

اس وقت جسم میں زیادہ طاقت تھی۔ مَیں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ مَیں اس سال ایک دو ماہ متواتر نہیں سویا۔ سارے علاقہ میں آگ لگی ہوئی تھی احمدی اور دوسرے تمام مسلمان مصیبت میں مُبتلا تھے۔ ہمیں تو کبھی بھی یہ بات یاد نہیں آئی لیکن اس وقت کسی کو بھی یہ یاد نہیں تھا کہ وہ کون سے فرقہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ سارے مسلمان تھے اور اسلام کا دشمن ان کو تنگ کر رہا تھا۔ ان دنوں ایک دو ماہ متواتر مَیں اس معنی میں نہ سویا کہ مَیں چوبیس گھنٹے دفتر ہی میں رہتا تھا۔ اگر ایک بجے رات کو لیٹتا تھا تو ڈیڑھ بجے میرے ساتھی مجھے جگا دیتے تھے اور کہتے تھے فلاں کام پڑ گیا ہے۔ فلاں جگہ سے یہ خبر آئی ہے۔ اس طرح پندرہ پندرہ منٹ یا آدھا آدھا گھنٹہ کر کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی نیند لیتا تھا۔ ایک مہینہ لگاتار مَیں نے اس مشقّت

کو برداشت کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت ہی ایسی ہوئی ہوئی تھی اور پھر خالی میری ہی مثال نہیں تھی بلکہ سب کا یہی حال تھا بلکہ ممکن ہے کہ بعض ایسے ساتھی بھی ہوں جو مجھ سے بھی کم نیند لیتے ہوں کیونکہ وہ میرا یہ خیال رکھتے تھے اور مَیں کئی دفعہ اس کے متعلق سوچ کر شرمندہ بھی ہوتا تھا۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ پانچ گھنٹے کی ہماری ڈیوٹی لگا دو اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے یہ ذہنیت قابلِ برداشت نہیں ہمارے رضاکار چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہیں ہاں جو جائز ضرورتیں ہیں وہ پُوری ہونی چاہئیں۔ مثلاً انسان نے غسل خانہ میں بھی جانا ہے۔ اس نے روٹی بھی کھانی ہے۔ اگر ایک نوجوان خدمت کے جذبہ اور شوق کے ساتھ گھر سے آیا ہے اور گھر میں اُسے ایک گھنٹہ کا کام ہے تو اس کو ایک گھنٹہ کی اجازت ملنی چاہیئے۔ گھر جا کر بھی تو اس نے مہمانوں کا کام ہی کرنا ہے۔ لیکن ڈیوٹیاں وغیرہ جو لگائی جاتی ہیں یہ سرے سے ختم ہونی چاہئیں پتہ نہیں یہ بُرائی ہمارے اندر کب سے پیدا ہو گئی ہے۔ ہمارے آقا کے ان مہمانوں کے حقوق اگر ادا کرنے ہوں تو ہمارے رضاکاروں کو چاہیئے کہ وہ بروقت حاضر ہوں اور سارا وقت حاضر رہیں۔

تربیت کے سلسلہ میں

مجھے ایک اور واقعہ یاد آ گیا

وہ بھی مَیں بیان کر دیتا ہوں۔ ہمارے ماموں جان (حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ) جو بڑا لمبا عرصہ افسر جلسہ سالانہ رہے بڑی دھیمی طبیعت کے اور بڑے نرم دل تھے۔ مَیں مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا رہا ہوں مَیں نے ان کو شاذ ہی غصہ میں دیکھا لیکن ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک مہمان ان کے پاس آیا اور اس نے شکایت کی کہ مَیں آج ہی یہاں پہنچا ہوں۔ جب مَیں اپنے رہائش کے کمرہ میں پہنچا تو وہاں تالا لگا ہوا تھا اور کوئی رضاکار موجود نہیں تھا۔ یہ غالباً جلسہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے یعنی ۲۳ یا ۲۴ دسمبر کی بات ہے جب مہمان آنے شروع ہوتے ہیں۔ حضرت ماموں صاحب کو شدید غصہ آیا اور انہوں نے اس رضاکار کو بُلایا جو اس کمرہ پر مقرر تھا۔ مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے اور میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب وہ آیا تو حضرت میر صاحبؓ نے اس سے کوئی بات نہیں پوچھی بلکہ آگے بڑھ کر اُسے ایک چپت لگائی۔ وہ لڑکا خاصی بڑی عمر کا تھا یعنی اپنی کلاس میں جو لڑکے بڑی عمر کے ہوتے ہیں وہ ان میں سے ایک تھا دیکھنے میں جوان لگتا تھا۔ حضرت میر صاحبؓ نے چپت لگانے کے بعد اس سے پُوچھا کہ تم ڈیوٹی سے غیر حاضر کیوں ہوئے۔ تم نے غیر حاضری کی وجہ سے مہمان کو اس وقت تکلیف پہنچائی ہے جب تمہیں اُسے خوش آمدید کہنا چاہیئے تھا۔ مہمان آیا ہے اور پریشان ہوا ہے۔

یہ صحیح بات ہے کہ پہلے دن اتنا کام نہیں ہوتا لیکن

سب سے مشکل اور ضروری کام یہی ہے

کہ آدمی کو کام نہ ہو اور پھر بھی وہ حاضر رہے۔ یہ کام بہت ضروری ہے لیکن مشکل بھی ہے۔ یہ مشکلات آپ نے ہی حل کرنی ہیں آپ کے سوا انہیں کون حل کرے گا۔ کام ہو یا نہ ہو آپ کو ڈیوٹی پر حاضر رہنا چاہیئے۔ آپ کو وقت پر حاضر ہونا چاہیئے اور پھر حاضر رہنا چاہیئے۔

پھر مہمان باہر سے آتا ہے رستہ میں اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس کے بچوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ آخر سفر سفر ہی تو ہے۔ سفر کی وجہ سے مہمان کی طبیعت میں بسا اوقات چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے (یہ ایک طبعی چیز ہے) اور وہ بعض دفعہ غصہ کا اظہار بھی کرتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس نے غلط طور پر غصہ کا اظہار کیا ہے لیکن آپ کا یہ کام نہیں کہ اس کے غصہ کے مقابلہ میں آپ غصہ کا اظہار کریں بلکہ آپ کا یہ کام ہے کہ مہمان سے اخلاق اور تواضع سے پیش آئیں اور اس کی عزت کریں اور تکریم کریں۔ اس کی سختی کو برداشت کریں۔ یعنی اگر کوئی مہمان اپنے سفر کی کوفت کی وجہ سے آپ پر سختی کرے تو اس سختی کو برداشت کریں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اس کا حق ہے اور یہ حق اس کو ملنا چاہیئے تمہارا کیا جاتا ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ

بروقت کھانا لائیں

اور انہیں کھلانے کا انتظام کریں۔ بعض دفعہ بعض رضاکار اپنی بے پرواہی کے نتیجہ میں جلسہ گاہ سے واپس آتے ہوئے باتیں شروع کر دیتے ہیں اور ڈیوٹی کی جگہ پر دیر سے پہنچتے ہیں اور مہمانوں کو کھانے کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے پھر بعض دفعہ رضاکار کھانا کمرہ میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں یہ درست طریق نہیں اس سے مہمان کو تکلیف ہوتی ہے۔ مہمان کو کھانا پُوری عزت اور اکرام کے ساتھ ملنا چاہیئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان کا حق ہے۔

پھر مہمان کی ہر جائز ضرورت پُوری ہونی چاہیئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ شرم کی وجہ سے اور بعض دفعہ تربیت کی کمی کی وجہ سے مہمانوں کی جائز ضرورتوں کو رضاکار ذمہ دار منتظمین تک نہیں پہنچاتے۔ بعض دفعہ رضاکار سمجھتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ ہم گئے تو اس دوائی یا دُودھ یا کسی اور ضرورت کا انتظام بھی ہو گا یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مہمان کی ہر جائز ضرورت کا انتظام کرے گا انشاء اللہ۔ آپ وہ ضرورت ان منتظمین تک پہنچا دیں جن کا اس سے تعلق ہے۔ اگر وہ اسے جائز سمجھیں گے تو وہ اسے پوری کر دیں گے لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ مہمان کی ضرورت جائز ہے یا نہیں آپ کا کام نہیں آپ کا کام صرف یہ ہے کہ اس ضرورت کو ذمہ دار منتظمین تک پہنچا دیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

مہمان نوازی کو اتنی اہمیت دی ہے

کہ حدیث میں آتا ہے ایک دفعہ حج کے موقع پر حضرت عباسؓ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ وہ حج کے ایک ضروری رُکن کو چھوڑ دیں اور ان کا حج بھی پُورا ہو جائے کیونکہ اجازت کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ اور وجہ یہ بتائی کہ مَیں نے مکہ میں جا کر حاجیوں کو پانی پلانے کا انتظام کرنا ہے کیونکہ یہ کام میرے سپرد ہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ اب دیکھو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کی خاطر حج کے ایک اہم رُکن کو چھوڑنے کی اجازت دے دی۔ یہ اجازت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے نہیں دی تھی۔ آپ کا یہ حق نہیں تھا کہ آپ خدا کی مرضی کے بغیر کسی کو ایسی اجازت دیں۔ اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی اجازت دی تو اس سے ہمارا یہ مطلب ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ آپ حضرت عباسؓ کو یہ رُکن چھوڑنے کی اجازت دے دیں کہ مہمانوں کو پانی پلانے کا انتظام کرنے کے لئے مکہ چلے جائیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ بڑے پیار سے اپنے مہمانوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور پھر خدمت خود کرتے تھے۔ یہ کام کسی اور کے سپرد نہیں کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ جب آپ دیکھتے کہ مدینہ میں کوئی گھر ایسا نہیں جو ان سارے مہمانوں کو سنبھال لے تو آپ خود انہیں ساتھ لے جاتے۔ اور فرماتے ان کو میں سنبھال لیتا ہوں۔ وہ غربت کا زمانہ تھا جگہیں بھی تنگ تھیں مثلاً ایک دفعہ دس کے قریب مہمان تھے آپ نے فرمایا تم میرے ساتھ چلو۔ آپ کی سادہ زندگی تھی۔ ہماری بھی سادہ زندگی ہونی چاہیئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے اسراف نہ کرنا۔ جو تمہیں میسر آئے وہ پیش کر دو جس حد تک تم خدمت کر سکو کرو۔ تمہیں ثواب مل جائے گا اور اس کو بھی آرام مل جائے گا۔ مثلاً پیار سے بات کہنا۔ بشاشت سے بات کرنا۔ خوش اخلاقی سے بات کرنا اس پر تو کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ پھر جس طرح بعض صحابہؓ کے متعلق آتا ہے کہ

وہ خود بھوکے رہے اور مہمانوں کو کھانا کھلایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آتا ہے کہ بعض اوقات سارا گھر بھوکا رہتا تھا اور مہمانوں کو کھانا کھلا دیتے تھے۔ پھر خدمت اپنے ہاتھ سے کرتے تھے یہ نہیں کہ کسی اور کے سپرد کر دیں۔ وہ فدائی صحابہؓ جو آپ پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ کیا وہ گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے لئے اگر آپ کے مہمانوں کی خدمت نہیں کر سکتے تھے؟ وہ ضرور ایسا کر سکتے تھے بلکہ وہ تو سمجھتے کہ اس سے بڑھکر ہماری کیا عزت افزائی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم آکر میرے مہمانوں کی خدمت کرو۔ لیکن آپ کا طریق یہ تھا کہ آپ مہمانوں کی خدمت خود کرتے اس کو کسی اور کے سپرد نہ کرتے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ہمیں نظر آتا ہے آپ سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمان کی خدمت کرتے تھے یہاں بھی سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمان کی خدمت ہونی چاہیئے اور اس خیال سے اور اس نیت سے ہونی چاہیئے کہ وہ ہمارے مہمان نہیں۔ ہمارے آقا کے مہمان ہیں اور اُن کے حقوق ان حقوق سے بہرحال زائد ہیں جو ایک عام مہمان کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن کریم میں بیان کیا ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ہدایت دی ہے غرض اس جذبہ خدمت کے ماتحت ایک احمدی کو رضاکار کی حیثیت سے ان مہمانوں کی خدمت کرنی چاہیئے تاکہ ایک طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس مہمان نوازی کا بھی شکر یہ ادا ہو جائے کہ اس نے فرمایا ہے دیکھو میں نے تمہارے حق کو قائم کر دیا ہے۔ بلکہ حق سے زائد احسان کی تمہارے بھائیوں کو تعلیم دی ہے میں نے ان سے تمہارے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے کہا ہے میں نے لوگوں کے اموال میں تمہارا حق رکھدیا ہے تاکہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ہم پر احسان کر رہا ہے۔ میں نے ان سے تو کہا کہ وہ تم پر احسان کریں یعنی جو تمہارا حق ہے اس سے بھی زائد دیں اور تمہارے لئے اس خدمت کو حق کہدیا تاکہ تمہاری عزت نفس محفوظ رہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو

یہ خدمت اس مہمان کا حق ہے

جو وہ وصول کر رہا ہے وہ اس سے خیرات نہیں مانگ رہا یعنی مال خرچ کرنیوالے کے مال کا جو حصہ مہمان پر خرچ ہو رہا ہے وہ خرچ کرنیوالے کا حق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ مہمان کا ہے اور مہمان کا حق اسکو دیدو اور اتنے سامان کرنیکے بعد بھی فرمایا کہ دیکھو پھر بھی تمہیں گھر جیسا آرام نہیں ملیگا۔ اسلئے تم سفر میں رمضان کے روزے نہ رکھنا۔ بڑا ہی پیار کا سلوک ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم سے کیا ہے پیار کے اس سلوک پر شکر واجب ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے جو مہمان مرکز میں آئیں اور تمہیں ان کی خدمت کی توفیق ملے تم انکی خدمت کا اسطرح خیال رکھنا جسطرح میں نے تمہارا خیال رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا

مَیں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں

اور وہ یہ ہے کہ جس طرح رمضان کے آخری جمعہ (جس کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے) کیساتھ بہت سی بدعات لگ گئی ہیں ہو اسی طرح یہ ہو سکتا ہے کہ درس القرآن کی جو آخری دعا ہے وہ بھی ایک بدعت نہ بن جائے لہٰذا اس سال اس رنگ کی دعا نہیں ہوگی بلکہ جب درس ختم ہوگا تو اس وقت دو منٹ کی دعا کر دیں۔ دعا کے بغیر تو ہماری زندگی ہی نہیں اس لئے میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دعا کے بغیر بھی ایک سانس لے سکتے ہیں۔ ہماری تو زندگی ہی دعا پر منحصر ہے لیکن دعا پر زندگی کا یہ انحصار تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو بدعت کا رنگ نہ دیدیں اور اس سے بچتے رہیں۔ اس سال یہ بات نہیں ہوگی لیکن ایک اور رنگ میں مَیں دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام نے اجتماعی دعا کا بھی حکم دیا ہے اور انفرادی دعا کا بھی حکم دیا ہے اس لئے آج عصر اور مغرب کے درمیان یعنی روزہ کھولنے تک دوست جس حد تک ممکن ہو سکے۔ انفرادی دعاؤں میں لگے رہیں اور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کے لئے اپنی رحمت کے سامان پیدا کرے اور زندگی اور بقا کے چشمہ سے جو دُور ہو رہا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو تعلق وہ اللہ تعالیٰ سے پیدا کر سکتے ہیں وہ پیدا نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ اس دُوری کو قرب میں تبدیل کرنے کے سامان پیدا کر دے اور انسان اپنے خالق اور اپنے رب کو پہنچاننے لگے اور وہ روحانی اور جسمانی خزائن جو اسلام کے ذریعہ انسانیت کو ملے ہیں ان روحانی اور جسمانی خزائن سے انسان فائدہ اٹھانے لگے اور ان کی قدر کو پہچاننے لگے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی پناہ میں ان کو رکھے اور خود ان کی سپر ہو جائے اور دشمن کا ہر وار اپنی قدرت پر سہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی جسم تو نہیں۔ اس نے تو "کُن" ہی کہنا ہے بس وہ اپنی قدرت کی ڈھال پر مخالف کا ہر وار سہے اور ہر وار ناکام کرے اور جو وعدے اس نے ہم سے کئے ہیں کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس کی محبت کو زیادہ سے زیادہ پاتے چلے جائیں گے۔ اس کوشش کی وہ توفیق دے اور اپنے فضل سے اس کو قبول کرے اور اپنی محبت اور رضا ہمیں دے اور ہمیں اس مقام پر لا کھڑا کرے کہ جو خدا کی محبت اور اس کے پیار کا مقام ہے۔ جب ساری لذتیں اور سارے سرور اور سارے مزے اور سارے عیش اور سارے آرام اور ساری سہولتیں خدا ہی میں انسان کو نظر آتی ہیں اور اس کو چھوڑ کر ہر چیز اس کے لئے دُکھ کا موجب اور تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔

پس ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچے ہر مرد اور عورت ہر بڑا اور بچہ آج عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت جس حد تک ممکن ہو سکے تنہائی میں گذارے۔ اور دعاؤں میں مشغول رہے

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح دعا کی توفیق دے

اور پھر اسے قبول کرے اور خدا کرے کہ برکات کے وہ چشمے جو رمضان میں ہم پر کھلے ہیں انکا دہانہ بڑھتا ہی چلا جائے اور زیادہ سے زیادہ اس کی رحمتیں ہمیں ملتی رہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم ہی انسانیت کو ہلاکت کی آگ سے بچا سکتی ہے

امن و سلامتی کی اس تعلیم کو گھر گھر پہنچانے کی کوشش کرو

قادیان میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے ۷۷ ویں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور پیغام جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۶۹ء مطابق ۶، ۷، ۸ صلح ۱۳۴۸ ہجری شمسی کے موقع پر جلسہ کے پہلے روز مکرم میر داؤد احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھ کر سنایا:۔

"میرے نہایت ہی عزیز اور محترم بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میری روح پگھل کر آستانہ ربّ رحمٰن پر آپ کے لئے بہہ رہی ہے اس دعا کے ساتھ کہ اس قادر و توانا کی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے۔ ابدی عید کی لازوال خوشیاں اور مسرتیں آپ کے نصیب میں ہوں ہر امتحان کے وقت آسمانی فرشتے قوت و سہارا بنیں۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم نے اس حقیقت کو پایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی سب جہانوں کا نور ہیں، ہر شے کا حسن آپ کے حسن کا ہی انعکاس ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نور آپ ہی کے طفیل ہر شے تک پہنچا۔

اور آپ ہی ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں جس نے اس عالم موجودات کو زوال سے بچایا ہوا ہے آپ ہی کے طفیل اس عالم موجودات کی ہر شے نے ربّ رحمٰن کی قدرتوں کے جلوے دیکھے اور انسان نے اپنے محبوب خالق کا پیار پایا اور اس کی بے پایاں رحمت سے حصہ لیا۔

نیز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی امن اور صلح اور سلامتی کے شاہنشاہ ہیں، آپ کی لائی ہوئی تعلیم، ہدایت اور شریعت ہی بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہلاکت اور تباہی اور قہر الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ سے واپس لوٹا کر ربّ مہربان کی پیار بھری نظروں کے ٹھنڈے سایہ میں لا سکتی ہے

ہمارا اس حقیقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہونا ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنیں، کسی کو دکھ نہ پہنچائیں، ہر ایک کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں، مظلوم کی حمایت پر کمربستہ رہیں، پیار اور محبت سے نیکی کی تعلیم دیتے رہیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حسن اور آپ کے احسان کے جلوے دنیا پر ظاہر کرتے رہیں، دنیا کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر دکھ سہنے کو ہمہ وقت تیار رہیں، اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے

درویشانِ قادیان! آپ مسیح محمدی کی پاک بستی میں محبت کی شمع روشن کئے بیٹھے ہیں، محبت کی یہ گرمی کم نہ ہونے پائے، اکتا نہ جائیں، تھکیں نہ، مایوس نہ ہوں تا وقتیکہ انجام بخیر ہو۔ اللہ آپ کا حافظ اللہ آپ کا ناصر، اس کی رحمت، اس کی نصرت ہمیشہ شاملِ حال رہے۔

ملک ہند میں بسنے والے سب احمدی بھائیو! نوع انسان کی نجات اسلام میں ہے۔ اسلام سراپا محبت ہے، اسلام محافظ عزت و ناموس انسانی ہے، اسلام پاسبان حقوق انسانی ہے۔ اسلام سلامتی کی راہیں اور امن صلح اور آشتی کی دنیا ہے، امن صلح اور آشتی کے اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں، اللہ آپ کو ہمت دے، سب کو ہی پیار و محبت کے اس پیغام کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے،

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں، آپ سے دعا کی درخواست ہے، فقط۔

خاکسار مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

ریڈیو پر تقاریر۔ لٹریچر کی تقسیم۔ مختلف تقاریب میں شرکت

اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۸ء کی رپورٹ

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو ماریشس نے آزادی حاصل کی اور اس دن سے اس چھوٹے سے ملک کو خاص اہمیت حاصل ہو رہی ہے بحری اور ہوائی روٹ پر ہونے کی وجہ سے آمد و رفت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک اپنے سفارتخانے کھول رہے ہیں۔ اس ماہ میں (جنوری ۱۹۶۹ء) پاکستانی سفارتخانہ بھی کھل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعتیں بھی ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہیں اور ہمیں مختلف رنگوں میں وسیع پیمانے پر اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع مل رہا ہے۔ الحمدللہ

۱۔ ریڈیو پر تقاریر کا سلسلہ:۔ آزادی کے بعد "ہم اور ہمارا روشن مستقبل" پر خاکسار کی پانچ تقاریر نشر ہوئیں پھر عرصہ زیر رپورٹ میں "دنیا کی آواز" کے عنوان سے میری تقاریر ہر چند روز کے بعد نشر ہوتی رہیں۔ جن میں ملکی حالات پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے تبصرہ کرتا رہا۔ مثلاً کالجوں کے بڑے طلبا کی ایک پکنک کے دوران یہ آواز پیدا ہوئی کہ ہمیں ایک نیا مذہب درکار ہے۔ جو یونیورسل ہو چنانچہ اس پر خاکسار نے اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ جن خوبیوں کو یہ طلبا نئے مذہب میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ ساری کی ساری اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ دوسری تقاریر میں نوجوانوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآنی اصول ہی ایسے ہیں جن پر عمل کر کے نوجوان اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ پھر ایک تقریر میں شادی بیاہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کو پیش کیا ایک اور تقریر جو خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوئی "فیشن" پر تھی۔ عورتوں کے حقوق اور ان کے لئے قومی خدمات کے ذرائع پر بھی ایک تقریر میں روشنی ڈالی۔ اسی طرح چاند کے سفر اور موجودہ ایجادات کا تفصیلی ذکر سورہ رحمٰن سے پیش کرنے کا موقع ملا۔ ان سب تقاریر کے ساتھ ساتھ درثمین اور کلام محمود کی نظمیں بھی مضمون کی مناسبت کے ساتھ خدام اور اطفال نے پیش کیں۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے یہ پروگرام مسلمان کے علاوہ ہندوؤں میں بھی بہت مقبول ہوئے۔

۲۔ پبلک تقاریر:۔ ۲ اکتوبر کو حکومت کے محکمہ تعلیم کے ماتحت UNESCO کی رہنمائی میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں گورنر جنرل وزراء اور سفراء غیر ممالک کے علاوہ خاکسار کی بھی تقریر ہوئی۔ جس میں قرآنی تعلیم اور مساوات کے ... موضوع پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی جلسہ کے بعد اکثر دوستوں نے مبارکباد دی اور یہ سلسلہ کئی دن تک جاری رہا۔ یہ تقریب ٹیلیویژن پر بھی دکھائی گئی اس میں خاص مدعوین کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی۔

دوسری تقریر جنوبی مشرقی علاقہ کے شہر Mahebourg میں کرنے کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد کم و بیش ۲۰۰۰ ہزار تھی۔ جس کا انتظام وہاں کے طلباء کی ایک انجمن نے کیا تھا۔ خاکسار کی تقریر کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا

Divine Life Society والوں نے اپنے نئے آشرم کے افتتاح کے موقعہ پر ایک تقریب منعقد کی جس میں حکومت کے وزراء۔ پارلیمنٹ ممبران۔ اہم سرکاری افسران۔ غیر ملکی سفیر۔ تاجر طلبہ اور اساتذہ شامل تھے۔ اور ان کے ورلڈ پریذیڈنٹ بھی رشی کیش سے آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر سورہ مومنون کے پہلے رکوع کی تلاوت ہمارے تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کے ایک طالب علم نے کی۔ پھر کالج کے طالبہ نے ملکہ ایک دعائیہ نظم پڑھی۔ آخر میں خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیر کے سنایا اور بتایا کہ اسلام میں عبادت خانہ بنانے کی کیا اغراض ہیں اور پھر وہ منازل کون سی ہیں جن کو طے کر کے انسانی روحانیت کو کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریب میں ہمارے پروگرام کا نمایاں اثر ہوا۔ اور اسلام کی نمائندگی پوری شان سے ہوئی۔ یہ تقریریں اور پروگرام مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئے اور T.V پر سارے ماریشس میں بار بار ان پروگراموں کی فلمیں دکھائی گئیں۔ الحمدللہ۔ ایک اور اہم تقریب میں بھی تقریر کر کے اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ جو جنوبی علاقہ میں تھی۔ جس میں ہندو مسلمان اور عیسائی سبھی شامل تھے۔ یہ ہمارے مشن کے ایک دوست نے M.B.E کا خطاب ملنے کی خوشی میں منعقد کی تھی۔

اسی سلسلہ میں روز ہل کے علاقہ میں ایک ہندو لٹریری سرکل نے اپنے سالانہ جلسہ میں خاکسار کو دعوت دی۔ جس میں سینکڑوں حاضرین تھے۔ اس موقعہ پر اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ Muslim Space Club نے اپنی دسویں سالگرہ کی تقریبات میں دعوت شمولیت دی اور "انسانی حقوق" پر مباحثہ میں حصہ لینے کی دعوت دی تھی میرے علاوہ دوسرے مقررین میں یونیورسٹی آف ماریشس کے پروفیسر۔ مقامی بیرسٹر امریکہ اور انڈیا کے سفراء بھی شامل تھے۔ خاکسار نے اسلامی تاریخ کے واقعات پیش کر کے بتایا کہ اسلام نے نہ صرف "انسانی حقوق" پر عمدہ تعلیم ہی پیش کی ہے بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا ہے ان پبلک تقاریر کے علاوہ جماعتی اجتماعات میں پندرہ تقاریر کیں۔

۳۔ لٹریچر کے ذریعہ سے تبلیغ:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن کو دنیا کی اہم زبان فرانسیسی میں لٹریچر شائع کرنے کا موقع مل رہا ہے اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئیں:۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "احمدیت کا پیغام"	۱۰۰۰
۲۔ آپؓ کی کتاب "حضرت محمد عورت کے نجات دہندہ"	۲۰۰۰
۳۔ سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲۰۰۰
۴۔ کامیابی کی راہیں" کا ترجمہ Lecon Islamique چاروں حصص (ایک ہزار)	۱۰۰۰

کئی کتب کے ترجمے تیار ہیں (۱) اسلام کا اقتصادی نظام از حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ (۲) ریاض احادیث النبیؐ از بشارت احمد صاحب بشیر (۳) چشمہ مسیحی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۵) احمدیت رحقیقی اسلام) کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے (۶) قرآن کریم کے تفسیری نوٹوں کے ترجمہ کی نظرثانی کا کام بھی جاری ہے اور بھی بعض کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں

ماہنامہ Le Message نے باقاعدگی سے اپنا آٹھواں سال پورا کیا۔ ماریشس کے علاوہ انگلینڈ ایوری کوسٹ۔ کانگو مڈغاسکر۔ سینیگال۔ سپین میں بھی جاتا ہے مقامی طور پر اب اس کے سینکڑوں خریدار ہیں ۲۰۰ لائبریریوں اور اہم سوشل سنٹرز وغیرہ کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔ دنیائے اسلام کی خبروں کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات۔ احادیث النبیؐ۔ حضور کے خطبات اور اسلام پر اہم مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ اسکو ایڈٹ کرنے میں برادرم عزیز تیجو صاحب مدد کرتے رہے اور مینیجر کے فرائض برادرم احمد علی بخش صاحب سرانجام دیتے رہے۔ الفضل سے ترجمہ کرنے میں مدد کرنے والے بھائی احمد حسن صاحب سوکیہ ہیں۔ ان کا ذاتی اخبار Le Progress Islamique بھی ۲۴ سال سے باقاعدہ نکل رہا ہے۔

اخبار کے علاوہ کئی افریقن اور یورپین ملکوں کو اس عرصہ میں دیگر لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ مقامی طور پر فروخت کے علاوہ زائرین مشن کی خدمت میں بطور تحفہ کے بھی لٹریچر پیش کیا جاتا رہا۔ سینکڑوں احباب کو ان کے گھروں پر مل کر بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ مختلف مواقع پر پبلک بس سٹینڈ پر اشتہار تقسیم کئے جاتے رہے۔ بذریعہ ڈاک مطالبہ کرنے والوں کی تعداد بھی ایک سو سے زیادہ رہی۔

وکالت تبشیر ربوہ سے آمدہ لٹریچر بہت ہی پسند کیا جاتا ہے۔ تفسیر صغیر اور انگریزی ترجمہ قرآن مجید یہاں بہت ہی مقبول ہیں۔ ربوہ۔ قادیان۔ لنڈن اور نیروبی سے مختلف زبانوں کا لٹریچر قیمتاً منگوا کر یہاں کی ضروریات کو پورا کرنے کا موقع ملتا رہا۔ (باقی)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ) فون نمبر ۳۴

امتحان لجنہ اماء اللہ معیار اوّل اور دوم

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سال رواں کا پہلا امتحان ۲۳ مارچ سنہ ۶۹ بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے۔

معیار اوّل۔ ۱:۔ تفسیر سورۃ بقرہ ۔ رکوع ۱۰ اور ۱۱

۲:۔ کتاب پیغام صلح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳:۔ دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم

معیار دوم۔ ۱:۔ قرآن مجید پارہ ۱۱ باترجمہ

۲:۔ کتاب پیغام صلح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳:۔ غصہ اور طیش کے شر سے بچنے کی دعا

ا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاذْھَبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

وساوس شیاطین سے دوری کی دعا

ب۔ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

ج۔ اسماء الٰہی ۲۵ باترجمہ یاد کرائے جائیں۔

نوٹ:۔ کتاب پیغام صلح شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب فرمائیں۔ تمام لجنات یہ نصاب نوٹ فرمالیں اور امتحان کی تیاری شروع کردیں۔ یہ نصاب رپورٹ سالانہ کارگذاری لجنات اماء اللہ میں بھی مدرج ہے۔ (سیکرٹری تعلیم)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن جماعت احمدیہ کراچی نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۱۔	مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	لیاقت آباد	۱۳۴/-
۲۔	" " خواجہ رفیق احمد صاحب	"	۲۵/-
۳۔	" " والدین چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	"	۱۲/-
۴۔	" " افضل علی صاحب	"	۵/-
۵۔	" " غلام نبی صاحب	لانڈھی	۵/-
۶۔	مکرمہ والدہ صاحبہ محمد اسلم ناصر صاحب	دستگیر سوسائٹی	۱۰/-
۷۔	" اہلیہ صاحبہ محمد اسلم ناصر صاحب	"	۱۰/-
۸۔	مکرم کوثر باجوہ صاحب	"	۱۰۰/-
۹۔	" قاضی حبیب الدین احمد صاحب	"	۱۱۰۰/-
۱۰۔	" سید رشید طارق صاحب	صدر	۵۱/-
۱۱۔	" محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	مارٹن روڈ	۱۵۰/-
۱۲۔	" راجہ ناصر احمد صاحب	ڈرگ روڈ	۵۰۰/-
۱۳۔	" ناصر احمد ظفر صاحب	ناظم آباد شمالی	۲۲۱۳/-

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

استانی کی ضرورت

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے مڈل سکول میں پڑھانے کے لئے ایک میٹرک جے۔وی یا ایف۔اے سی۔ٹی استانی کی ضرورت ہے۔ میرے نام درخواستیں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شفتل اور برسیم سے ہونیوالے جانوروں کا مہلک

اپھارہ

دوا اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب!

قیمت فی پیکٹ ۱/- درجن پر ۳۳ فی صدی کمشن دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (مینیجر)

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً کنسیلڈ سوئچ پلگ لاک ٹاپ تھری پن

" سرفس

ساکٹ پورسلین تھری پن ۱۵ ایمپیئر

پلگ ٹاپ تھری پن ۱۵ ایمپیئر

ڈیلر لاہور، راولپنڈی، پشاور، کراچی، ڈھاکہ

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ ۲

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد ٹرانس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان۔ جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس، تولئے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

دسیم فیبرکس ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نمبر ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۶-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۴۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق														
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰	اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر برائے مینیجر)														

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

حب اٹھرا اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولے ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

مصباح کے پرانے نمبروں کی ضرورت

مجھے تاریخ لجنہ اماء اللہ لکھنے کے سلسلہ میں ۲۶ء سے لے کر ۴۷ء یعنی ہجرت تک کے مصباح کے پرچے چاہئیں جن بھائیوں یا بہنوں کے ہاں ایسے پرچے موجود ہوں اور وہ مناسب قیمت پر فروخت کرنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں یا عارضی طور پر کچھ عرصہ تک کے لئے دے دیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ!

ہمارے مالی سال کے پہلے چار ماہ گزر چکے ہیں مگر کچھ لجنات کی طرف سے ابھی تک کوئی چندہ وصول نہیں ہوا۔ اور بعض لجنات کا چندہ ان کے بجٹ سے کم وصول ہوا ہے۔ یہ سستی ہماری احمدی بہنوں کے شایان شان نہیں جو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی مثال قائم کر چکی ہیں۔ اس لئے میں مذکورہ بالا لجنات کی عہدیداران کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے بجٹ کے مطابق اپنی ممبرات سے باقاعدگی سے چندہ وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں ایسا نہ ہو کہ ان کی سستی کی وجہ سے ہمارے بجٹ میں کمی رہ جائے۔ نیز رجسٹر حسابات مکمل رکھیں۔ مرکز سے کسی وقت بھی ان کے حسابات چیک کروائے جا سکتے ہیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تعزیتی قرارداد از طرف ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کو اپنے سابق امیر محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر دلی صدمہ ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی صدر رہی ہیں۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی اپنی سابقہ پریذیڈنٹ محترمہ بیگم صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم اور ان کے سوگوار خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

درخواستِ دُعا

۱۔ سید سجاد احمد ابن سید غوث علی شاہ صاحب (مرحوم) کو اسکوٹر پر آتے ہوئے ایک حادثہ پیش آگیا ہے میو ہسپتال میں ان کا اپریشن ہوا ہے احباب کرام سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے (منظور احمد قریشی ٹائپ کارز چوک نسبت روڈ۔ لاہور)

۲۔ میری والدہ دیر سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار سلیم احمد لائل پور)

۳۔ چوہدری دین محمد صاحب آف ننگل باغبان حال شہداد پور (حیدرآباد) عرصہ سات آٹھ سال سے بعارضہ فالج چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

۴۔ مکرم عبد الغفور صاحب مخلص نوجوان ہیں ان دنوں مالی اور دیگر مشکلات کی وجہ سے پریشان اور احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب جماعت ان دونوں بھائیوں کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا بخشے اور پریشانیوں سے نجات دلائے۔ آمین۔ (مقبول ناصر۔ کراچی)

ہماری خصوصیت

بواسیر کے لئے "پائکز کیور" کی ایجاد
ہمارا طرۂ امتیاز اور خصوصیت ہے

تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بلا ڈاک خرچ
بالکل مفت منگوائیں۔ مکمل کورس -/۱۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
خریدتے وقت
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
ملاحظہ فرمالیا کریں
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

علمی و تبلیغی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان
ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف چھ روپے (مینجر)

پنڈی ریسول میں روزنامہ الفضل
ملک اللہ دتہ صاحب ایجنٹ
روزنامہ الفضل پنڈی ریسول
سے مل سکتا ہے اور روزانہ
پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام
ہے۔ (مینجر الفضل)

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔ (مینجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۵؍ تبلیغ تا ۱۲؍ تبلیغ ۱۳۴۸ھ ش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ ۷؍ ماہ تبلیغ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ اعراف کی آیت اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جملہ افراد جماعت الکتاب پر کما حقہٗ عمل کریں یعنی کامل کتاب کی کامل اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ اگر اللہ کی ولایت کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ہر قسم کے مظالم سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ جس کا دوست بن جائے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ حضور نے فرمایا یہ مقام حاصل کرنے کے لئے جس قسم کی قربانیاں ضروری ہیں وہ احباب کو بشاشت قلب سے پیش کرنی چاہئیں۔

۳۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ ۱۵؍ فروری تا ۲۸؍ فروری کے عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔ اتوار اور جمعرات کے مذہبی ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔

۴۔ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا تابوت جنہوں نے ۲۷؍ جنوری ۱۹۶۹ء کو کینیڈا میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی تھی کینیڈا سے بذریعہ ہوائی جہاز ۶؍ فروری کو براستہ کراچی ۹ بجے صبح لاہور پہنچا تھا وہاں سے بذریعہ ایمبولینس کار تابوت کو اسی روز سہ پہر ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۷؍ فروری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کے علاوہ راولپنڈی اور سرگودہا کے بھی بعض احباب شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے دعا کرائی۔ احباب محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

شعبہ تحقیق امراضِ قلب کے ڈاکٹروں کی ربوہ میں آمد

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ تحقیق امراض قلب کے ڈاکٹروں کی ایک جماعت کراچی سے بروز جمعہ (۱۴؍ فروری) ربوہ پہنچ رہی ہے۔ یہ جماعت صرف دو دن (ہفتہ اور اتوار) ربوہ میں قیام کرے گی۔ ایسے احباب جو دل کی کسی بیماری کے مریض ہوں۔ صبح آٹھ سے بارہ بجے دوپہر اور دو بجے سے شام چار بجے تک اپنا معائنہ کرا سکتے ہیں۔

جن احباب کو کارڈ پہلے ہی مل چکے ہیں وہ یہ کارڈ اپنے ہمراہ لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی تعلیم الاسلام کالج میں تشریف آوری

ربوہ ۱۱؍ فروری کو ساڑھے پانچ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تعلیم الاسلام کالج کی جگہ معین کرنے کی غرض سے کالج میں تشریف لائے ممبران کالج سٹاف و طلباء فضل عمر ہوسٹل حضور انور کے استقبال کے لئے قطاروں میں کھڑے تھے۔ جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی کار سے باہر تشریف لائے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے قائم مقام پرنسپل نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور نے مسجد کی جگہ معین کرنے کے لئے کئی مقامات کا معائنہ فرمایا۔ اور بالآخر ایک مقام کی تخصیص فرمائی۔ جہاں ان شاء اللہ عنقریب تعمیر مسجد کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ حضور نے اس سلسلہ میں متعلقہ ممبران سٹاف کو بعض زریں ہدایات سے بھی نوازا بعد ازاں ہوسٹل کے معائنہ کی غرض سے حضور انور قائمقام پرنسپل و وارڈن صاحب ہوسٹل مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اور بعض دیگر ممبران سٹاف کے ہمراہ ہوسٹل کے اندر تشریف لے گئے۔ اور ہوسٹل کا معائنہ فرمایا۔ اور ہدایات سے کارکنان کو نوازا۔ بعد ازاں حضور ہوسٹل کامن روم میں تشریف لائے جہاں حضور دس پندرہ منٹ تک ہوسٹل کے چار پانچ طلباء کے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیلتے رہے اور اس طرح سے ہوسٹل کامن روم ٹورنامنٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خوش قسمت طلبہ کو جنہوں نے امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کھیل ہونے کی سعادت پائی تھی خصوصی شرف مصافحہ عطا کیا۔ حضور انور کی اس کرم فرمائی سے ان دنوں کی یاد تازہ ہو گئی جب کہ حضور قریباً ہر سال اس کامن روم ٹورنامنٹ میں ٹیبل ٹینس میں سٹاف کے مقابلہ جات میں چیمپئن شپ حاصل کیا کرتے تھے بعد ازاں حضور باہر تشریف لائے اور تمام طلبہ کالج و ہوسٹل کو جو موجود تھے۔ شرف مصافحہ بخشا۔ وارڈن صاحب ہوسٹل مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے ساتھ ساتھ طلباء کا تعارف کرواتے اور ضروری کوائف بیان کرتے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضور نے ممبران کالج سٹاف کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ ازاں بعد نماز مغرب کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور اپنے ان بچوں کے درمیان تشریف لا کر جو قبل ازیں حضور انور کی براہ راست سرپرستی اور نگرانی سے بہرہ ور تھے یا بست مسرور نظر آ رہے تھے ادھر ہوسٹل کے طلباء بھی حضور کو اپنے درمیان پا کر کچھ کم مسرور نہ تھے اس موقع پر محبت و شفقت اور دوسری طرف دلی وابستگی اور خلوص و عقیدت تیز مسرت و شادمانی کا عجیب پرکیف منظر دیکھنے میں آیا۔

یاد رہے کہ مسجد تعلیم الاسلام کالج جس کی تعمیر کا کام حضور انور کی اس تشریف آوری کے بعد عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ طلبہ کالج۔ اساتذہ کالج۔ طلباء قدیم اور جماعت کے مخیر احباب کے عطیہ جات سے تیار ہو رہی ہے۔ کام شروع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے معقول رقم جمع ہو چکی ہے پرنسپل صاحب کالج نے امید ظاہر کی ہے کہ کالج کے طلباء و قدیم ان شاء اللہ اپنی درسگاہ کا حق پیش از پیش پہچانیں گے۔ اور مسجد کی تعمیر کے لئے معقول رقوم کے عطیہ جات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے اس قربانی کے بدلے میں جنت کا گھر حاصل کریں گے کیونکہ ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا —— امید ہے کہ جماعت کے دیگر مخیر احباب بھی (جنہوں نے ابھی اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا یا بالکل معمولی حصہ لیا ہے) اس کی طرف توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو تمام متعلقین کالج کے لئے بے شمار رحمتوں اور فضلوں کے نزول کا موجب بنائے۔

آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴